سوال

(140) تھکاوٹ اور نیند کی وجہ سے نماز فجر گھر میں ادا کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں بعض اوقات بہت تھکا ہوتا ہوں، دیر سے سوتا ہوں اور اس کی وجہ سے نماز فجر گھر میں ادا کرتا ہوں، تو کیا یہ جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بالغ مردوں پر یہ واجب ہے کہ وہ پانچوں نمازیں اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ مسجد میں ادا کریں لہذا نماز فجر یا کسی اور میں سستی اور کوتاہی جائز نہیں کیونکہ نماز میں سستی و غفلت نفاق کی نشانی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ (النساء ۴/۱۴۲)

''منافق (ان چالوں سے اپنے خیال میں) اللہ کو دھوکا دیتے ہیں (یہ اس کو کیا دھوکا دیں گے) وہ انہیں دھوکے میں ڈالنے والا ہے اور جب یہ نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو سست اور کاہل ہو کر۔''

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''منافقوں کے لئے سب سے بوجھل نماز، عشاء اور صبح کی ہے اور اگر انہیں علم ہوتا کہ ان میں سے کس قدر اجر و ثواب ہے تو وہ ان کے لئے گھٹنوں کے بل چل کر آتے۔'' (متفق علیه)

نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے کہ ''جو شخص اذان سنے اور پھر مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے نہ آئے تو اس کی نماز ہی نہیں ہوتی الا یہ کہ کوئی عذر ہو'' (ابن ماجه، دار قطنی، حاکم باسناد صحیح)۔ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک نابینا شخص آیا اور اس نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! میرے پاس کوئی معاون نہیں جو مجھے مسجد میں لے جائے، تو کیا میرے لئے گھر میں نماز ادا کرنے کی اجازت ہے؟'' نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''کیا تم اذان سنتے ہو؟'' اس نے عرض کیا ''جی ہاں'' تو آپ ﷺ نے فرمایا ''پھر اذان کی آواز پر لبیک کہو۔'' (صحیح مسلم)

اگر نابینا شخص کو بھی ترک جماعت کے لئے معذور نہیں سمجھا گیا جسے مسجد میں لانے کے لئے کوئی معاون نہیں تھا تو دیگر لوگوں کو تو بطریق اولی مسجد ہی میں باجماعت نماز ادا کرنا ہو گی۔ لہذا اے سائل! آپ پر یہ واجب ہے کہ اللہ تعالی سے ڈرو، نماز فجر باجماعت ادا کرنے کا اہتمام کرو اور رات کو جلد سو جاؤ تاکہ نماز فجر کے لئے اٹھ سکو، مرض یا خوف وغیرہ کے کسی شرعی عذر کے بغیر گھر میں نماز نہیں ہوتی۔ اللہ تعالی ہم سب کو حق اختیار کرنے اور اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین!)

صفحہ 248

محدث فتویٰ